ما قدروا اللّٰہ حق قدرہ

الحمدللہ کہ رسالہ لاجواب

جسمیں اس مضمون پر کہ سلطان گزٹ و فضل الاخبار میں چھپا

وہابیہ اور آریہ دونوں کی خبر لی گئی ہے مسمّی بہ اسم تاریخی

اجب العقاب علی الناھق الکذاب

۱۳۳۱ھ

تصنیف لطیف

حضرت حامی سنت ماحی بدعت فاضل کامل مولوی نواب مرزا صاحب

سنی حنفی قادری رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

کمترین خلائق بندہ محمد احسان الحق قادری عمری غفرلہ

توحید پریس میرٹھ میں چھپا

اور

دفتر مکتبہ قادریہ لال کورتی کیمپ میرٹھ سے مفت شائع ہوا

تعاقب علی الناہق الکذاب

سنہ ۱۳۳۱ھ

یا مضمون پر کہ مسلم گزٹ و افضل الاخبار میں چھپا

وہابیہ و آریہ دونوں کی خبرگیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ عزوجل جب کسی قوم سے دین لیتا ہے عقل و حیا پہلے چھین لیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سے جلنے والے جب اُنکے کسی بندۂ بارگاہ کی زبانی اُنکے سچے فضائل سُنتے ہیں آتش غیظ میں جلتے بُھنتے ہیں سچے فضائل کو رد کرتے بنتی نہیں ناچار اپنی طرف سے افترا بہتان کذب طوفان بنا کر مداحین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانا عوام ناواقفین کی نظر سے اُنکا گرانا چاہتے ہیں کہ یوہیں دل کے جلے پھپھولے پھوڑ پر قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور مفتری کے لیے حیا نہونا تو بدیہی اور عقل نہونا یوں کہ ایسی گڑھتا ہے جسے اُسی جیسا کوئی متعصب بے ایمان نری ہٹ دھرمی سے قبول کرے تو کرے ورنہ سمجھ وال مخالف بھی سمجھ لیتے ہیں کہ یہ طرح کے کھنڈلے بیچارے [illegible] لگائے ہوئے ہیں اسکی تازہ مثال چاہیے تو وہ مضمون کذب مشحون ہے کہ ایک [illegible] دیوبندی نے ایک طفل ناخواندہ ہدایت علی لسوانی کے نام سے مسلم گزٹ لکھنؤ [افض]ل الاخبار دہلی میں مولوی حافظ اسمٰعیل صاحب محمود آبادی کے وعظ کے متعلق چھپایا اور بحکم ارشاد صادق و مصدوق صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحلفون ولا یستحلفون بے قسم کھائینگے اور فرمایا ثم یظہر الکذب حتی ان الرجل یحلف ولا یستحلف

جھوٹ اتنا شائع ہوگا کہ آدمی سے قسم نہ لی جائیگی اور قسم کھائیگا - افترا سے پہلے ہی حلف اٹھایا
کہ میں ان بیانات کو بجنسہ بدون کسی ترمیم و تغیر کے انہیں الفاظ میں نقل کرتا ہوں جو مولوی صاحب
نے فرمائے ہیں -

مضمون نگار پر دہ نشین کی جلالی

اپایدار مسلمان تو اسیقدر سے اوسکا حلف جھوٹا ہونا سمجھ سکتے ہیں - گھنٹوں کے وعظ کا بیان
حلاف صاحب کو ایسا صحیح یاد رہنا کہ ترمیم قصدی در کنار اسمیں کوئی تغیر کسی کم و کاست سے بھی
واقع نہو آجکل کسقدر دشوار ہے بخاری و طحاوی سے حافظے والے اب کہاں خیر لیتے بھی
نقل بالمعنے پر محمول کرکے حلاف صاحب کی بات لیتے مگر اونکی جرأت تو یہ کہ بجنسہ بدون
کسی تغیر کے اونھیں الفاظ میں نقل کرتا ہوں جسکی بہادر نے اس تاویل کی بھی لگی نہ رکھی -
جب وہی الفاظ ہیں اور بدون تغیر ہیں تو اگر ایک حرف بھی بدلا یا کم بیش ہوا حلاف صاحب
کا حلف جھوٹا ہو گیا جانے دیں الفاظ بعینہا وہی سہی مگر کوئی حرف مقدم مؤخر ہو گیا جب
بھی حلاف صاحب کا حلف جھوٹ ہوا کہ بدون کسی تغیر کے صادق نہ آیا تقدیم تاخیر
بھی تغیر ہے مثلاً مسلم گزٹ میں آپ نے مولوی صاحب کے الفاظ یہ چھپوائے رسول کریم
حاضر ناظر ہیں آسمان و زمین اور مافیہا کا کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے جو حضور کی نظر سے
پوشیدہ ہو اور افضل الاخبار میں یوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر
ہیں آسمان اور زمین اور مافیہا کا کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے جو نظر سے حضور کے
پوشیدہ ہو - انہیں میں ملاحظہ ہو کتنی کمی بیشی تقدیم تاخیر ہے مسلم گزٹ ہزار پردوں افضل
ہزار پردے مسلم گزٹ مکان ویرانے افضل الاخبار ویران مکان مسلم گزٹ حضور
افضل الاخبار حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلم گزٹ رسول صلعم افضل الاخبار
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلم گزٹ خدا و محمد افضل الاخبار خدا اور محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلم گزٹ احد اور احمد افضل الاخبار احد اور احد مسلم گزٹ

نادانی ہے افضل الاخبار ایک قسم کی نادانی ہے مسلم گزٹ صدیق رضی اللہ عنہ
وحضرت افضل الاخبار صدیق اورحضرت مس معنی بندہ اف یعنی بندہ مس اگر
اف اگرچہ مس کریم اف کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مس اونھیں کو اف اون کو ہی
مس فورہ اف گذشت مس اوس کی اف ان کی مس رحمن سے مراد رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپکا نام بھی رحمن ہے تو اب جبکہ یہاں رحمن سے مراد خود
حضور پر نور کی ذات مبارک ہوئی ان دوسطروں کے بدلے ان میں صرف اتنا ہے
رحمن سے مراد خود حضور پر نور کی ذات مبارک ہے مس ثم اف الحمد وقس علیہ ظاہر
ہے کہ آپکے رقم پر مولوی صاحب کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ان میں ہر جگہ ایک ہی ہو نگے تو
دوسرے اُنکے الفاظ نہیں اور دونوں میں آپ کا حلف ہے کہ بجنسہا بدون کسی تغیر کے
اونہیں کے الفاظ ہیں یہ آپ کے تیس سے اونچے جھوٹے حلف تو
یہیں موجود ہیں پھر سوچا ئے دیتا ہوں کہ حلف بعینہا الفاظ بے تغیر پر ہے
تو لقاسے معنی حلاف کو مفید نہیں مسلمان قیاس کر سکتے ہیں کہ ایسے حلافوں کی بات
کہانتک لائق التفات ۔ قرآن کریم کی آیت لا تطع کل حلاف مھین دیوبندیوں
کے ملوخ کیے منسوخ نہیں ہو سکتی ۔

افتراوں میں مضمون نگار پردہ نشیں کی بدعقلی

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے ۔ پردہ نشیں صاحب کو اگر بیان مولویصاحب کا بُرا لگا تھا
اور اصل بیان پر مُنہ مارنے کا موقع نملا افترائی افترائوں کی ضرورت پڑی تو ایسی باتیں
گڑھی ہوتیں جنکو کوئی ذیعقل قبول کرسکتا کہ ایک مسلمان کی زبان سے تنہائی میں بھی نکل
سکتی ہیں نہ کہ ذی علم واعظ مولوی مولنا اور وعظ کا عام بیان علی الاعلان ۔ اونکی مثالیں
سنئے (۱) خلاصہ یہ کہ جس طرح خدا حاضر و ناظر ہے اسی طرح آپ بھی ان دونوں کی حاضری
ناظری میں کوئی فرق نہیں ہے حاشا للہ کوئی مسلمان تو مسلمان سمجھ وال کافر بھی خالق و

صفحہ ۹۹

مخلوق کو برابر نہیں کرسکتا یہ خلاصہ قطعا حلاف صاحب کی گڑھت اور ایجاد بندہ ہے اور
اونکی اسی کذابی حلافی کا جیٹھا نتیجہ ہے اولا بات یہ ہے کہ وہابیہ کی تنگ وتیرہ نگاہ میں
خدا کی ساری خدائی اسی آسمان و زمین و ما فیہا کے گھیرے میں محدود و مقید ہے اسیکے
علم و بصر کو اللہ کے علم و بصر سے برابری سمجھتے ہیں کہ بس خدا بھی اور کیا جانتا ہے اسی گھیرے
کے اندر کی کائنات تو جب نبی کے لیے اسکا علم و بصر ثابت کیا خدا کے برابر ٹھہرا دیا حالانکہ
ائمہ دین فرماتے ہیں کہ نہ یہی گھیرا کسی وقت موجود کا بلکہ روز اول سے روز آخر تک کا جملہ
ماکان و مایکون ہمارے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم عظیم سے جو انکے رب نے
اپنے کرم سے اونھیں عطا فرمایا۔ ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے قصیدہ بردہ شریف میں ہے
علومك علم اللوح والقلم یا رسول اللہ تمام لوح و قلم کا علم جس میں سب ماکان و
مایکون مندرج ہے حضور کے علوم کا ایک ٹکڑا ہے علامہ علی قاری شارح مشکوٰۃ شریف
اوسکی شرح میں فرماتے ہیں علمهما انما یکون سطرا من سطور علمه لوح و قلم کا
تمام علم حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکتوب علم ربوبیت سے صرف ایک
سطر ہے اللہ اکبر پھر کہاں علم الٰہی عزوجل کہ تمام اولین و آخرین انبیاء و مرسلین ملائکہ
مقربین و خلق اللہ اجمعین کے جمیع علوم ملا کر بھی محال ہے کہ اس سے وہ نسبت
رکھیں جو کروڑہا کروڑ سمندروں کے مجموعہ سے ایک ذراسی بوند کے کروڑویں حصے کو
جیسا کہ اعلیٰ حضرت مجدد المائۃ الحاضرۃ نے کتاب مستطاب الدولۃ المکیہ نیز کتاب
خالص الاعتقاد میں مبرہن فرمایا مگر ان کوئیں کے مینڈکوں کی آنکھیں انھیں آسمان
و زمین کو دیکھے پھٹی جاتی ہیں کہ بھلا خدا ان سے زیادہ اور کیا جانتا دیکھتا ہوگا ۔ بھلا
خدا ان کا علم و بصر اپنے محبوب کو دینے پر کیسے قادر ہوسکتا ہے ما قدروا اللہ
حق قدره ظالموں نے خدا ہی کی قدر نجانی ثانیًا حلاف صاحب ہم مسلمانوں کا
رب فرماتا ہے وکذلك نری ابراھیم ملکوت السموت والارض ایسے ہی

تمام ماکان و مایکون کا علم نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے

اللہ عزوجل کے علم سے مجموعہ علوم جمیع مخلوقات کو کوئی نسبت ہونی محال ہے

ہم ابرہیم کو تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھاتے ہیں۔ کیوں۔ پردہ نشین دیوبندی صاحب اللہ کی سلطنت سے آسمانوں اور زمینوں کا کونسا ذرہ باہر ہے تو ابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر سے اُنکا کوئی ذرہ خارج نہ رہا۔ اب بھی وہی خلاصہ نکال لیجئے کہ خدا کے نزدیک جسطرح خدا حاضر ناظر ہے اسی طرح ابرہیم بھی ان دونوں کی حاضری ناظری میں کوئی فرق نہیں ثالثا آیات و احادیث و کلمات صحابہ و تابعین و ائمہ و اولیاء و علمای قدیم وحدیث دیکھنے کی آپ میں لیاقت نہو تو مہربانی فرماکر خالص الاعتقاد ملاحظہ کیجیے وہ آپ کی آنکھیں کھول دیگا اور آپ کے اس افترائی خلاصہ کے مُنہ میں زہر موت گھول دیگا یا اب تازہ کتاب ادخال السنان الی حنک الحلقی بسط البنان کہ زیر طبع ہے اور بعونہ تعالیٰ بہت جلد شائع ہوتی ہے ملاحظہ کیجیے کہ کیا لاکھا کرست کھٹکانے آئے۔

(۲) وہی مالک مختار و متصرف مستقل اور قادر ہیں کیا کوئی مسلمان کسی غیر خدا کو متصرف مستقل کہہ سکتا ہی جو ایسا کہے یقیناً قطعاً کافر مشرک مرتد بیدین ہے یہ اُسی قسم کا افترا ہے کہ جب بے ایمانوں کو کچھ نہ بنی گڑھ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے معاذ اللہ علم ذاتی یعنی بے عطاء الٰہی مانتے ہیں الا لعنۃ اللہ علی الکٰذبین یا یہ کہ علم الٰہی کے مساوی جانتے ہیں اسپر یہاں سے تین ہزار روپیے نقد کا اشتہار طبع ہوا کہ آج سے تین ہفتے تک مہلت ہے اسکا ثبوت دو کہاں علم الٰہی کے مساوی بتایا ہے بس سانپ سونگھ گیا تین ہفتوں کے تین برس گزرے سب مفتری کذاب شہر خموشاں سدھارے۔

(۳) خدا و محمد میں کوئی فرق نہیں ہے کیا کوئی شخص اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہنے والا ایسا کہہ سکتا ہے کیا کوئی واعظ وعظ میں ایسا بیان کرکے کسی جاہل سے جاہل مسلمان سے بھی موافقت کی امید رکھ سکتا ہے شائد جلسہ وعظ میں صرف مضمون نگار صاحب مسلمان تھے باقی اُنکے نزدیک سب نرے کافر تھے کہ اس صریح کفر پر صرف انہیں کو

دیوبندیوں کا افترا اور دروغ بے فروغ

دیوبندیوں کی [illegible] اہانت

تنبہ ہوا اور وہ بھی یوں کہ جلسہ میں چوں نہ نکلی ایسے کھلے صریح کفر بیٹھے سُنا کیے اور شربت کے سے گھونٹ پیے گونگا شیطان بنے بیٹھے رہے کئی روز کے بعد مشت بعد از جنگ کے طور پر باسی کڑھی میں اوبال آیا وہ بھی اہل جلسہ شاہدان واقعہ کے سامنے نہیں بلکہ گزٹ اخباروں میں چھاپنے کا خیال آیا اور اسکے ساتھ بھی شہادت کوئی نہیں بلکہ احمق کے اعتبار دلانے کو اللہ عزوجل کے نام پاک کا حلف اوٹھایا حالانکہ آپ مدعی ہیں اور کوئی مدعی حلف سے اپنے ادعا کو سرسبز نہیں کر سکتا ع باطل ست آنچہ مدعی گوید۔ لطف یہ کہ نامہ نگار صاحب بلا حافظہ نباشد ابھی تو نقل کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب نے آیۂ یاایھا النبی انا ارسلناک تلاوت کی اور اُسکا ترجمہ کیا کہ اے نبی ہمنے تمکو بھیجا ملاحظہ ہو حضور کو نبی اور اللہ کا بھیجا ہوا مانا یا یہ کہ معاذ اللہ آن میں اور خدا میں کچھ فرق نہیں۔

(۴) محب اور محبوب فی الحقیقۃ دونوں ایک ہی ہیں وہ مانکر ایک کہنا عالم درکنار واعظ درکنار مسلم درکنار کسی عاقل سے بھی مشہور ہے اور ابھی نقل کر چکے کہ اُنہے نبی ہمنے تمکو بھیجا تو کیا بھیجنے والا اور بھیجا ہوا ایک ہوتا ہے نیز مولوی صاحب سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے کیا کیا کیا کوئی عاقل رب اور مربوب کو ایک بتا سکتا ہے۔

(۵) اکثر مواقع پر صحابہ نے آپ کو خدا کہا اور آپ نے سکوت فرمایا مسلمان سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کلمات ہرگز کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلنے کے نہیں نہ کہ وہ جنکو نامہ نگار صاحب مولنا مولوی لکھ رہے ہیں۔

(۶) اگر حضور نبی کریم بشر ہوتے یہ بھی ایسا ہی سفید جھوٹ ہے بشر افضل المخلوق ہے تو بشریت سے خارج وہ کریگا جو دیوبندیوں کی طرح توہین کرتا ہے نہ کہ تعظیم کرنے والا مسلمان۔

(۷) خدا سے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ لفظ بھی ایسا نہیں جیسے کوئی جاہل سا جاہل مسلمان کہہ سکے یا مخالف سنکر یونہی خاموش رہے بیشتر بلکہ دیوبندی بزدلانہ بات یہ ہے کہ وہابیہ خدا و محبوبان خدا کو دو مستقل متضاد متقابل وجود جانتے ہیں و لہذا اونکے عرض کو بارگاہ الٰہی میں عرض کا منافی و مخالف سمجھتے ہیں اور اونکی عطا کو عطائے الٰہی سے جدا مستقل جیسے دو بادشاہ ہوں کہ اُن میں ایک سے مانگنا دوسرے سے مانگنا نہیں ہو سکتا یا ایک بادشاہ اور دوسرا کوئی کم درجہ کا شخص ہو کہ اس بادشاہ کا متوسل نہیں اوس سے مانگنا بھی بادشاہ سے مانگنا نہیں ٹھہر سکتا و لہذا وہابیہ کے امام نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اللہ و رسول و انبیا و اولیا کی یہی مثال دی کہ جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مگر الحمد للہ مسلمانوں کے نزدیک مالک حقیقی صرف اللہ عزوجل ہے معطی حقیقی صرف اللہ ہے اور یہ اُسکے حکم سے اُسکی نعمتیں بانٹنے والے صحیح بخاری شریف میں ہے انما انا قاسم واللہ المعطی میں تو بانٹنے ہی والا ہوں اور دینے والا اللہ پھر کوئی مسلمان کیونکر خیال کر سکتا ہے کہ خدا کی کوئی ضرورت نہ رہی یا قاسم سے مانگنا معطی سے مانگنا نہیں یہ وہی آنکھوں کا اندھا سمجھ سکتا ہے جو قاسم کو معاذ اللہ دوسرا مستقل بادشاہ یا عیاذاً باللہ بعلاقہ چوہڑا چمار سمجھے تو قطعاً یہ حاصل نکالنا بھی نامہ نگار صاحب کا ایجاد بندہ ہے جو اپنے اونکے باطل خیالات پر مبنی ہے۔

وہابیہ خدا اور محبوبان خدا کو دو مستقل متضاد سمجھتے ہیں

(۸) رحمن سے مراد رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپکا نام بھی رحمن ہے ہر ذی عقل جانتا ہے کہ یہ بات کبھی کسی ادنیٰ ذی علم کے زبان سے نکلنے کی نہیں نامہ نگار صاحب کیا افترا کرنے تھے تو ایسے کیے ہوتے جنھیں سنکر کوئی تھوڑی عقل والا کچھ دیر کے لئے قبول کر لیتا کہ شاید کہا ہو ان افتراؤں کی مثال یہی ہو سکتی ہے کہ انھیں جیسا کوئی ریا ایک

افترا نمبر (۸)

۸ دیوبندیوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اردو میں اپنا شاگرد بنایا

کہیے کہ دیوبندی علما کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے آکر قرآن مجید پڑھا کرتے ہیں انکے سکھائے سے حضور نے قرآن یاد کیا کیا کوئی عاقل اسے قبول کرسکتا ہے دیوبندیو نے یہ تو بیشک کہا بلکہ براہین قاطعہ میں لکھ کر چھاپ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوبندی مولویوں سے اُردو بولنا سیکھی تو حضور پر حق اُستادی تو قائم کرلیا مگر ظاہر ایسا ہرگز نہ کہہ سکینگے کہ حضور نے قرآن ان سے سیکھا نہ کوئی ایسی خبر کو باور کریگا کہ انھوں نے کلمہ گوئی کے مدعی ہوکر خود صاحب قرآن کا ان سے قرآن سیکھنا بتایا ہو جبتک انکی کوئی صاف مہری تحریر نہ دیکھ لے جس سے انھیں انکار کی گنجائش نہ ہو یہ ہم ایسوں کے حق میں کہہ رہے ہیں جن کے اللہ ورسول کی جناب میں صریح گستاخیاں معلوم ومشہود ومتواتر ومشہور ہیں نہ کہ خالص مسلمان وہ بھی ذی علم جیسے آپ بھی مولنا مولوی لکھیں اسی طرح یہ باتیں کہ نامہ نگار صاحب نے گڑھیں ایسی ہی بلکہ بہت اس سے بھی زائد عجیب ہیں تو حلاف صاحب کے بیان پر انھیں کوئی عاقل کیونکر باور کرسکتا ہے بلکہ یقین جانیگا کہ یہ انکا نرا سفید جھوٹ ہے خصوصًا بیان بھی وہ جسکا حال اوپر گزرا کہ کئی روز بعد باسی کڑھی میں ابال آیا عین وقت پر اسلام سوجھا نہ حاضران جلسہ کے سامنے اظہار خلاف ہوسکا اخباری گپوں کا ہی میدان خالی پایا۔

۹ مضمون نگار کے چھوٹے بڑے اور لاؤڈ سپیکر

(۹) اون عقائد کا جو کوئی مخالف ہو وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ کافر ہالی ہے نامہ نگار پردہ نشیں اگر کھلے کفروں کے سننے پر آپ کی اچھوتی حمیت اسلامی نہ اوچھلی اور چپکے بیٹھے تیوہلتے رہے تو کفر یک کر اتنا ایسے دھڑلے سے کفر کا فتوی جو واعظ نے تمام مسلمانوں پر جڑا بالفرض جلسہ میں آپکے نزدیک کوئی اور مسلمان تھا تو آپ تو اپنے آپ کو مسلمان اور ان عقائد کفر کا مخالف ہی جانتے ہونگے یوں علانیہ اپنی تکفیر بھی سنتے رہے کئی دن کے بعد یاد آیا کہ آہا مولوی صاحب نے آپ تو کفر کیے اور ہمکو ہمارے منہ پر کافر کہہ گئے لاؤڈ سپیکر ہیں اوچھلیں کود ہیں۔

(۱۰) یہی عقائد تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور کل محدثین و متکلمین و

مفسرین و فقہاے عظام کے تھے پردہ نشین صاحب تعجب ہے کہ ایک ذی علم و اعظ مولنا مولوی ایسے تو صریح کفر بکے جنکو کوئی ادنی مسلمان کیسا ہی جاہل ہو قبول نکر سکے اور پھر آپ جیسا محقق مناظر جلسہ میں موجود ہو اور وہ بے تکلف تمام صحابہ و ائمہ کا ان کفروں پر اجماع بتاوے اور آپ اسپر بھی کچھ نہ بول سکیں نہ وہ آپ کے مطالبہ کا خیال لاوے کچھ بھی قرین قیاس بولتے ہو -

(۱۱) آپ کی جھوٹی بیعقلی کے افتراؤں میں یہ بھی داخل ہے جو آیہ کریمہ انا ارسلناک شاهدا کے بیان میں لکھا کہ مولویصاحب نے یہ دکھلایا کہ شاہد کے معنی گواہ کے نہیں بلکہ وہ مشتق ہے شہود سے بمعنی حضور یا مشتق ہے مشاہدہ سے بمعنی دیکھنا پردہ نشین محقق صاحب کیا کوئی اپنی سند کی نفی کرتا ہے شاہد بمعنی گواہ خود اسی سے مشتق ہے ہدایہ میں ہے لا یجوز للشاهد ان یشهد بشیٔ لم یعاینه (الی قوله) لان الشهادة مشتقة من المشاهدة یعنی گواہ کو بے دیکھے گواہی دینا جائز نہیں کہ شہادت مشاہدہ سے مشتق ہے۔ عنایہ میں ہے ولهذا قالوا انها مشتقة من المشاهدة التی تنبئ عن المعاینة یعنی اسی لیے علما نے فرمایا کہ شہادت مشاہدہ سے مشتق ہے جو دیکھنے سے خبر دیتا ہے مولوی صاحب نے یہ دکھلایا تو آپ کیوں چھپکے دیکھتے رہے مگر بات یہ ہے کہ جناب نے بھی اوندھی بات اسلیے پڑھائی کہ آیت میں شاہد بمعنی گواہ ہونا ضرور ثابت ہے مولوی صاحب کی طرف اُس کی نفی منسوب کرکے اون پر الزام جمائیں -

(۱۲) عبد بمعنے بندہ نہ کہ غلام یہ نفی بھی اوسی قبیل سے ہے محقق صاحب عبد کے ترجموں بندہ و غلام میں کیا فرق ہے یہاں آپ مولوی صاحب پر یہ اتہام چاہتے ہیں کہ عبد بمعنی عابد و عبادت کنندہ لیا یہ بخبر ہے بندہ کے بھی یہ معنی نہیں وہ عبد ہی کا ترجمہ ہے نہ کہ عابد کا غالبًا وہ نفی کہ قتلوا فی سبیل اللہ سے مراد جہاد نہیں بلکہ قتلوا

حب اللہ فی طلب اللہ ہے ایسی ہی آپ کی گڑھی ہوگی کہ شاہد بمعنی گواہ نہیں بندہ بمعنی غلام نہیں پھر یہ بارہواں افترا بھی بدعقلی میں اگلے افتراؤں سے کم نہیں - کونسا ذی عقل آپ کی مان لیگا کہ ایک سنی مولنا مولوی نے کہا کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما معاذ اللہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتے تھے غرض اوّل تا آخر آپنے مولنا مولوی کہکر وہ کفو بکی جو کسی جاہل اجہل کلمہ گو پر بھی جوڑتے تو ایک آدمی صورت کو شرم چاہیے تھی مگر آپ نے اپنی پردہ نشینی سے فائدہ لیا کہ طعنہ کی بلا ایک بے ریشہ طفلک کے سر رہیگی اہل حجاب کو کون آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتا ہے

مضمون نگار پردہ نشیں کا آریہ کو مسلمانوں پہ پہنچوانا

پردہ نشیں صاحب آپکے یہ افترا مسلمانوں پہ تو چلنے سے رہے اونکا بچہ بچہ جانتا ہے کہ اللہ اللہ ہے اور رسول رسول نہ وہ دونوں ایک ہو سکتے ہیں نہ فرق اوٹھ سکتا ہے نہ اللہ کے برابر کسی کا علم بصر قدرت کوئی وصف ہو سکتا ہے نہ اللہ کے سوا کوئی مالک مستقل نہ غنی مستقل نہ متصرف مستقل نہ کسی طرح ممکن کہ صدیق و فاروق نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوجیں یا صحابہ حضور کو خدا کہیں اور اس سے سخت تر محال یہ کہ حضور اسپر سکوت فرمائیں حضور رحمن نہیں نہ وہ کسی حلاف کے اس باور ہو ایمان پہ مسلمان خصوصًا عالم کی نسبت ایسا گمان بد کر سکتے ہیں کیا انکے رب نے نہ فرمایا یاایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم ندمین اے ایمان والو اگر کوئی فاسق (مثلا حلاف) تمہارے پاس کچھ خبر لائے تو اسے خوب تحقیق کرلو کہیں نادانی سے کسی قوم کو ستا بیٹھو پھر صبح اپنے کیے پچھتاتے رہ جاؤ - کیا ونکے رب نے نہ فرمایا یاایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے دور رہو بیشک کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں - تو مسلمان تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی چال

میں وہ آ پہنچے ہاں آریہ نے آپکے افترا سے نفع اٹھایا ملاحظہ ہو آریہ گزٹ
لاہور ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء جسنے آپکی کذابی سے مستفیض ہوکر دو سرخیاں دیں۔

(۱) کیا حضرت محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) خدا کے شریک نہیں

اور اسمیں کہا ہے کہ لکھا تھا کہ مسلمان حضرت کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اسی لیے
کلمہ میں حضرت کا نام پڑھتے ہیں ہمارے اس دعوے کی تائید میں مسلم گزٹ میں ایک
مضمون شائع ہوا ہے اور وہی آپکے مضمون کی ابتدا نقل کر قصبہ بسوان
ضلع سیتاپور الخ

(۲) خدا بیکار ہوگیا اب اوس کی کوئی ضرورت نہیں

اور اسمیں آپکے انہیں افتراؤں سے چند کا اقتباس کیا اور کہا متذکرہ بالا بیان
مسلمانوں کے درمیان حضرت محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کی پوزیشن کو کسقدر واضح
کرتا ہے ایسی صورت میں مسلمانوں کے لئے خدا بالکل غیر ضروری ہے کیا محمد توحید
اور دیگر اسلامی پیچ اب بھی دعوی کر سکتے ہیں کہ انکے اندر شرک نہیں اور کہ وہ توحید
پرست ہیں پردہ نشیں صاحب آپنے اپنی کارگزاری کذب شعاری کی داد پائی آپنے
تو چاہا تھا کہ اپنی تہمتوں سے مولوی اسمعیل صاحب پر کفر و شرک جمائیں مگر آسمان کا تھوکا
آپ ہی کے حلق میں آیا۔ آریہ گزٹ فقط اونکو نہیں سب مسلمانوں کو کہہ رہا ہے اور اپنے
زعم میں آپ بھی مسلمان ہیں جیسا کہ جاہل آریہ کی نگاہ میں ہر کلمہ گو مسلمان ہے تو اسکے طور پر
تو آپ اس عام گالی میں داخل اور لقب مشرک و کافر کے قابل ہوئے اور حقیقت
واقعیہ دیکھئے تو حاشا للہ نہ مولوی اسمعیل صاحب نے یہ کلمات کفر بکے نہ ہرگز زنہار
کوئی مسلمان انکا قائل۔ قائل ہوئے تو آپ ہی ہوئے اگرچہ بیراہ افتراء دوسرے
پر ڈھال کر تو مسلمانوں کے اس تمسخر و استہزا کا وبال آپ ہی کے گلے گردن رہا اور رہنا
ہی تھا کہ رب عزوجل فرما چکا ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ برا مکر اوس مکر

کرنے والے ہی پر پڑتا ہے آریہ کی تو یہ صریح حماقت یا دیدہ و دانستہ دغا بازی
ہے اور اہلِ اسلام کے نزدیک ان کلمات کا قائل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں اگر بفرض
باطل مولوی اسمٰعیل صاحب ان کلمات کے قائل ہوتے تو مسلمان اونھیں بھی مسلمان
نہ کہتے مسلمانوں میں یہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کی مثل نہیں کہ جب اونکی اتباع الحق کے
ان کلمات کفر پر کہ اللہ عزوجل کو مکان و زمان و جہت سے پاک ماننے کو دینی عقیدہ
جاننا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے - دیوبندیوں سے استفتا ہوا جناب مولوی
گنگوہی صاحب آنجہانی و جناب مولوی تھانوی صاحب نے صاف صاف
حکم کفر لگایا گنگوہی صاحب نے لکھا یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے کفر ہے
بندہ رشید احمد گنگوہی [۱۳۰۱ رشید احمد] تھانوی صاحب نے فرمایا الجواب صحیح اشرف علی
عفی عنہ اور جب کھول کر دکھا دیا گیا کہ یہ قائل مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی ہیں تو منھ
کی نار لیکر بیٹھ رہے اب وہی اپنا مانا ہوا کافر پھر امام و مقتدا ہو گیا - دیکھو رسالہ
دیوبندی مولویوں کا ایمان - الحمد للہ مسلمان ایسے نہیں جو اللہ و رسول کا
مخالف ہو اسکے یہاں سب پر ایک حکم ہے اور اللہ و رسول کے مقابل نہ کسی کی حمایت نہ
کسی کی رعایت ذٰلک الدین القیم و لکن اکثر الناس لا یعلمون تو کسی ایسے
کے اقوال سے جسے مسلمان کافر سمجھتے ہیں مسلمانوں پر الزام قائم کرنا کیسی صریح بے ایمانی
ہے آریہ کی سمجھ کے لائق اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی کہے کہ آریہ سماج لنگ کا
پجاری ہے کہ اسکے باپ بھائی اوسکو پوجتے ہیں آخر سب ہندو کہلاتے ہیں سب
وید وید گاتے ہیں تو سب ایک ہی دھرم کے ہیں جو قول و فعل ایک کا ہے سب کا
ہے بلکہ انصاف کا [illegible] بھی اسکی نظیر نہیں ہو سکتی آریوں اور لنگ پجاریوں میں بھائی چارا
شادی بیاہ [illegible] ہر گھٹ سب میں ایکا ہے اور مسلمانوں میں
کفر [illegible] سے شادی بیاہ [illegible]

دیوبندی مولویوں کے ایمان کا نمونہ

اعتراض [illegible]

واُس سے میل جول حلال نہ اُسکے جنازہ پہ نماز ہو نہ وہ مسلمانوں کے مقابر میں دفن
کیا جائے تو ایسے اقوال سے مسلمانوں پر الزام لگانا کیسی کھلی نا انصافی صریح
بیحیائی ہے ثانیاً آریہ کا مسلمانوں پر الزام شرک رکھنا کچھ بعید نہیں مسلمان آئینہ ہے
آئینہ میں سب کو اپنی شکل دکھائی دیتی ہے۔ اللہ اکبر وہ اسلام جسنے شرک کو بیخ بنیاد
سے اوکھیڑ کر پھینکا، وہ مسلمان جنکے نزدیک ایک اللہ واحد قہار کے سوا کوئی شے
اور اوصاف کمال درکنار نفس وجود سے بذاتہ بہرہ نہیں رکھتی جو کچھ جسکے پاس ہے
اُسی کی عطا ہے اور وہ بھی محض اوسکے ارادہ سے اور وہ بھی ہر وقت اُسکے قبضہ
و اقتدار میں وہ جنکا ایمان ہے کل شئ ھالك الا وجھه اوسکے وجہ کریم کے
سوا ہر شے اپنی حد ذات میں ہالک و فانی ہے اونپر شرک کی تہمت سبحن اللہ اولٹا
چور کو توال کو ڈانڈے۔ پھر یہ کلمات کفر کہ ایک پردہ نشین کذاب نے ایک مسلمان
کے سر باندھے اگر بفرض باطل کہے بھی جاتے تو اونپر یہ راگ گانا کہ کیا حضرت
محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خدا کے شریک نہیں کتنا اوندھا پن ہے ان اقوال
کا حاصل تو اتحاد ہے کہ نبی عین خدا ہیں اُن میں اور خدا میں کوئی فرق نہیں ایک ہی
ہیں یہ ہم مسلمانوں کے نزدیک کفر ضرور ہے مگر شرک کدھر سے آیا شریک ہونے کو
دو درکار ہیں جب اتحاد ہے شرکت کہاں تو ایسے کا فرپہ بھی الزام شرک نہیں آسکتا نہ
کہ معاذ اللہ مسلمانوں پر آریہ صاحبو۔ اندھے اوندھے ہونے کی نہیں بدی ہاں جیتے
کر سوچو کہ مشرک کون ہے **مشرک وہ ہے** جو اوس واحد قہار کے سوا
دو ذاتیں اور قدیم و غیر مخلوق و خود موجود و واجب الوجود مانے جیو اور پرکرتی جب
وہ بھی انادی ہیں اور پرماتما کے بنائے نہیں بلکہ جیسا پرماتما آپہی آپ سدا سے
موجود ہے یونہیں یہ دونوں بھی سدا سے آپہی آپ موجود ہیں تو یقیناً اصل الاصول
جملہ صفات اعنی وجود میں اوسکے برابر کے حصہ دار ہیں۔ اس سے بڑھکر اور

شرک کیا ہوگا مشرک وہ ہے جو ایشر کے لئے ماں مانے دیکھو یجر وید
کہ ایشر جی بستر پہ بیمار پڑے پکار رہے ہیں کہ او سیکڑوں طرح کی عقل و علم رکھنے
والو تمہاری سیکڑوں ہزاروں بوٹیاں ہیں اُن میں سے میرے شریر کو نروگ کرو
اے اما جان تو بھی ایسا ہی کر۔ نیز یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اے بوٹیوں کے مانند
فائدہ دینے والی دیوی ماتا میں فرزند تجھکو بہت عمدہ نصیحت کرتا ہوں۔ ماتا جی
کہتی ہیں۔ اے لائق بیٹے میں والدہ تیرے گھوڑے گائیں زمین کپڑے جان
کی حفاظت و پرورش کرتی تو مجھے نصیحت مت کر۔ کیوں صاحب یہ جو ایشور کی
اماں ہیں یہ جن سے ایشور پیدا ہیں یہ جو ایشور کے مال درکنار ایشور کی جان کی بھی
حفاظت و پرورش کر رہی ہیں ایشور سے بھی بڑی ایشورنی ہوئیں یا نہیں۔ یہ تو شرک
کا بھی ماتی باپ ہے مشرک[۳] وہ ہے جسے ایشور کا باپ مانے بغیر چارہ نہو
کیوں صاحب جب ایشور جی ماتا سے پیدا ہیں اور خود کسی استری کو گربھ نہیں رہتا
قادر مطلق کے ارادہ سے ہو سکتا مگر سر بشکتیمان تو ابھی گربھ میں بھی نہ آسکے اور خصوصًا
تمہارے یہاں تو بے باپ ولادت نرا مضحکہ ہے جس سے ولادت مسیح پہ تمسخر
کرتے ہو جب ایشور کے ہوتے ہوئے بے باپ بچہ ہو سکا تو جب ایشر بھی نتھے
اُونکی ماتا آپ سے آپ کیسے گابھن ہو جاتیں ضرور ایشور جی کے پتا کا بھی پتا چلا
اور وہ ایشور جی سے دو درجے اونچے ایشور ہونگے کہ ایشور سے پہلی اور ایشور
سے بڑھکر ملی جو اونھیں مہینوں گربھ میں دھرے پھرے اونکی ماتا ہے کہ اونھیں
پالتی اور اونکی جان کی حفاظت کرتی ہے اور اوس مہا ایشرنی سے بڑھکر اوسکے
اوپر ایشور جی کے پتا ہونگے کہ فاعل مفعول سے اونچا ہی ہوتا ہے۔ ایسے سخت
گندے گھنونے شرک والے اور اسلامی توحید مسلمانی کی جڑ پہ مُنہ مار اچاہیں خدا کی
شان ہے مشرک[۴] وہ ہے جو بدھیا وان ہزاروں بوٹی والوں سے میا

روگی ایشور کے شریکا علاج کرائیں ظاہر ہے کہ ایشور عاجز ہوا وہ قادر ایشور اونکا
محتاج ہوا وہ اوسکے مرجع و ماوی اوسکی مصیبت ہرنے والے اوس روگی
کو نروگی کرنے والے تو وہ ایشور سے بہت بڑھکر مہا ایشور ہوے اب تو
تین کی بھی حد نہیں کیا معلوم وہ کتنے تھے مشرک[۵] وہ ہے جو ایشور کے
برابر درکنار اوس سے بڑھکر دوسروں میں علم و قدرت مانے۔ ایشور جی آپ
اپنا علاج کر جانتے اور کر سکتے تو بستر پر پڑے پڑے اوروں کی دوہائی کیوں مچاتے
کہ تم اپنی ہزاروں بوٹیوں سے میرا شریر نروگی کرو۔

مشرک[۶] وہ ہے جو کہے ایشور اتمک بل کا دینے والا ہے بل کا ہرنے والا
نہیں۔ ظاہر ہے کہ آدمی آپ اپنا بل ہرنا نہیں چاہتا تو ضرور کوئی اور ہی ہرتا ہے اور
ایشور جی ہرتے نہیں تو وہ دوسرا (کہ شاید شیطان ہو) ایشور جی کا شریک ہوا بلکہ
شریک غالب ہوا کہ ایشور جی دیں اور وہ ہرے انکے سوت کی کپاس کرے۔

مشرک[۷] وہ ہے جو ایشور کو کہے اُسکے ہزار سر ہیں (واہ رے مجہولے)
ہزار آنکھ ہیں (ہر سر میں ایک یعنی ہر سر سے کانا یا پانسو میں دو دو ہوں اور پانسو
اندھے پٹ) ہزار پاؤں ہیں (کنکھجورے سے بھی بڑھکر) زمین پر وہ سب
جگہ ہے اولٹا سیدھا (نٹ کی کلا کو بھی مات کیا) تب بھی دس اونگلی کے
فاصلہ پر ہر آدمی کے آگے بیٹھا ہے (دیکھو یجروید ادھیا ۳۱ منتر اول) جب
ایک آدمی سے دس دس انگل کے فاصلہ پر ہر طرف آدمی بیٹھے ہوں تو ان میں ہر
آدمی مکان میں ایشور جی کا شریک ہوا کہ جس دس انگل کے فاصلہ پر وہ آدمی ہے
اوسی فاصلہ پر وہیں وہیں ایشور جی ہیں تو ایک جگہ میں دونوں شریک ہوئے اور
شرکت بھی ایسی کہ بالکل گھال میل یہ نہیں کہ اوس جگہ کے ایک حصہ میں وہ آدمی
ہو دوسرے میں ایشور شرکت یوں بھی ہوتی مگر یوں ایشور جی زمین پر سب جگہ رہتے

ف آریہ کے ایشور سے اور لوگ علم و قدرت میں زیادہ ہیں

ف شیطان آریہ کے ایشور کا شریک غالب ہے

ف ذرا آریہ کے ایشور کا حلیہ دیکھنا

ف ہر آدمی مکان میں ایشور کا شریک ہے

لہذا پانی میں رطوبت کی طرح جہاں وہ آدمی ہے خاص اوسی جگہ ایشور جی بھی حلول کیے
براج رہے ہیں اگرچہ وہ جگہ پاخانہ ہی ہو بلکہ خود پاخانے یعنی غلیظ کے ہر ہر ذرے میں حلول
کیے ہیں کیونکہ وہ سروبیاپک ہیں۔ نجاست کا کیڑا بھی اتنا گندا تو نہیں ہو سکتا۔ واہ رے پرماتما۔
مشرکؔ وہ ہے جسکا ایشور شرکت سے بچنے کو بات تو نہیں کرتا کیونکہ وہ انسانی
کام ہے آدمی سے ایک صفت میں شرکت ہو جائیگی مگر وید اوتارنے کے لئے رشیوں
کو بینڈ باجے کی طرح بجاتا اور کٹھ پتلیوں کی مثل نچاتا ہے۔ کلام کہ صفت شریف وجلیل تھا
اوسمیں تو شرکت سے بچا اور ڈوم ڈھاریوں کٹھ پتلیاں نچانے والوں کا شریک ہوا۔ فکر
ہرکس بقدر ہمت اوست۔

ثالثاً۔ خدا بیکار ہو گیا اب اوسکی کوئی ضرورت نہیں۔ مسلمان تو اسکو آریہ مت سے
بھی بدتر کفر جانتے ہیں۔ ہاں آریہ دھرم میں ایشور ضرور اس سے بھی بدتر ہے یہی نہیں
کہ بیکار ہو گیا۔ بلکہ ہمیشہ سے بیکار ہے۔ یہی نہیں کہ اب اوسکی ضرورت نہیں بلکہ کبھی بھی
نہتی نہ کبھی ہو۔ ازل میں جیو اور پرکرتی دونوں بے اسکے بنائے آپ ہی موجود ہوئے
ایشور نرا بیکار و بے ضرورت رہا اور جب وہ خود موجود اور ایشور سے بے نیاز ہیں
تو اپنا گٹھ جوڑا کرنے میں کسنے اونہیں ایشور کا محتاج کیا جو خود موجود ہو گئے کیا خود
مل نہیں سکتے جو یہ جوڑ ملانے کا شرایف کام ایشور جی کے سر دھرا جائے اور جب وہ
مل گئے جون پیدا ہو گئی۔ اسمیں بھی ایشور جی کی حاجت نہ ہی۔ رہا جونوں کا بدلنا وہ کرم
کے ہاتھ ہے۔ ایشور جی کی اوسمیں بھی کچھ کارگزاری نہیں پھر وہ ٹھٹے کس مصرف کے اور ہیں
کس مطلب کے اور آگے چلکر کس ارتھ کے ہوجا بیٹھے بلکہ وہ تو خود ضرورت مند محتاج ہیں کہ بچھو
پیدا ہو گی پڑے دوہائی تہائی مچا رہے ہیں اونکا جسم طول مرض سے اتنا نحیف ہے کہ دیکھنے
ہیں اور حالت نازک دیکھ کر سخت کڑھتے اور سہم جاتے ہیں۔ اونکی نبض کی حرکت کسی کی عقل
میں نہیں آتی۔ (یجر وید ادھیا ۱۲ و ۱۴) ایشور اپنی دوا کے لئے بوٹیاں مانگ رہے ہیں

یہ تو سمجھ میں آنے کی بات نہیں کہ بوٹی بوا و معروف اوروں کے پاس ہو الیشور جی پاس نہو۔ دیکھنا کہیں یہ بوٹی بوا و مجہول تو نہیں یہ ضرور الیشور جی کے یہاں کہاں کہ اونکے ہوم کرنے والے ماس سے بہت بُرا مانتے ہیں۔ عجب نہیں کہ بیماری میں طاقت آنے کے لئے مسلمانوں سے گوشت کی بوٹیاں مانگتے ہوں بلکہ انصاف تو یہ ہے کہ آریہ نے الیشور جی کے ماننے ہی کی کوئی ضرورت نرکھی۔ آخر الیشور دیکھا تو ہے نہیں مخلوقات سے خالق کا پتا چلا کہ ممکنات کا سلسلہ ایک واجب الوجود پر ختم ہونا ضرور ہے ورنہ دور یا تسلسل لازم آئے لیکن آریہ بت میں جبکہ جیو اور پرکرتی دونوں آپ ہی آپ بے الیشور کے بنائے قدیم سے موجود اور انادی ہیں تو سلسلہ ممکنات انہیں پر ختم ہوگیا الیشور کی کیا حاجت رہی۔ الیشور بات بھی تو نہیں کرتا جو چلا کر پکارے کہ ارے میں ہوں۔ ہاں کہ بچی کو سوجھا الیشور کی ایک ضرورت ضرور ہے کہ انتریامی سٹیم لگائے ہوئے منش استری کے اعضائے تناسل کو حرکت دیکر باہم ملا رہے ہیں اور پھر دونوں میں سرٹیاپکا ہو کر آپ ہی براج رہے ہیں کیا ہی شریف کام اور کتنا نفیس مقام (دیکھو ستیارتھ اور وید) سبحن اللہ ایسی گندی اندھی اوندھی مت اور مسلمانی پر منہ مارنے کی ہمت خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا کلام اس میں ہے کہ آریہ کا اعتراض محض حماقت وجہالت یا صریح تعصب و بیحیائی ہے مگر پردہ نشین صاحب اور اگلے پچھلے وہابیہ سب پر ضرور نازل ہے۔ آریہ نے مشرک ہونے کی ایک دلیل یہ دی کہ اپنے کلمہ میں حضرت محمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نام مسلمان لوگ پڑھتے ہیں کیوں وہابی صاحبو تم بھی کلمہ میں طیبہ میں نام اقدس پڑھا کرتے ہو کیا تم اپنے نزدیک اُن مسلمانوں میں نہیں جو اسے پڑھتے رہتے ہیں سوکر اوٹھیں تو پڑھیں ہر وضو میں پڑھیں ہر اذان میں پڑھیں ہر تکبیر میں پڑھیں ہر نماز کی التحیات میں نام اقدس لیں دونوں درودوں میں نام اقدس لیں رات دن درود و ذکر نام اقدس کا وظیفہ رکھیں آخر تم بھی کلمہ خوان درود خوان مؤذن مکبر و نمازی بنتے ہو

نام اقدس پڑھنے سے تمہارا مشرک ہونا کیا معنے اگر کہیے یہ تو آپ نے کہا ہم تو اوسے
شرک نہیں مانتے عین ایمان جانتے ہیں جی یہ بجز ہے آپ کے امام جی تقویۃ الایمان میں نام
جپنا بھی اونھیں کاموں میں گنا گئے ہیں جو اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھہرائے
ہیں اور لکھدیا کہ اوکسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے کہیے وہی آریت آگئی یا نہیں ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

مسائل پر روشنی ڈالنی اور وہابیہ کیطرف روئے سخن

اب مجدد ہندوستان کے پشت پناہ جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہیں پردہ نشین
صاحب کو بھی اُن سے توسل ہے لہذا اونکی خدمت میں کلمہ ادب کہکر التماس کہ ان شرعی مسائل
کے جواب بولیں اور کفر و اسلام کا پردہ کھولیں غرض اتنی ہے کہ جن جن ائمہ اکابر
کے بعض ارشادات محض بطور نمونہ یہاں مذکور ہونگے - ان تمام حضرات
کو آپ کافر بتدع بد دین بیدین جانتے ہیں یا سنی مسلمان صحیح العقیدہ
ائمہ و اکابر مسلمین بینوا توجروا بینوا توجروا بینوا توجروا عبارات کی طرف یہاں
صرف اشارات کرونگا پوری عبارتیں خالص الاعتقاد میں شائع ہوچکیں اور ادخال
السنان میں شائع ہورہی ہیں پھر بھی جہاں شبہ ہو ہمسے تصحیح کرا لیجئے ہم حاضر ہیں و باللہ
التوفیق میں ہر مسئلہ کے متعلق صرف دو دو حرف مختصر لکھونگا اور تفصیل چاہیے تو اونھیں کتب
جلیلہ میں ہے وللہ الحمد -

سوال اوّل آیۂ کریمہ وکذالک نری ابرٰھیم ملکوت السموٰت والارض حق
ہے یا نہیں اور اوسکی تفسیر میں جو حضرت عبد اللہ بن عباس و امام مجاہد و امام
سدی کبیر سے ائمہ محدثین نے روایت کیں کہ ساتوں آسمان عرش تک اور ساتوں زمینیں تحت
الثریٰ تک اور جو کچھ اون سب میں ہے اور تمام اعمال خلائق سب حضرت سیدنا ابراہیم
علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پیش نظر ہوگئے اور تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری کا بیان کہ

تمام اشیا کی جملہ تفاصیل پر ایسی اطلاع انبیا ہی کو ملتی ہے علیہم الصلاۃ والسلام حق ہیں یا
باطل اور حضرات مذکورین صحابی وتابعین و ائمہ پر کیا حکم ہے ۔

سوال دوم حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمام دُنیا و مافیہا اور جو کچھ اوس میں قیامت تک
ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو اور سب انبیا یوں ہیں
دیکھتے ہیں اور اس حدیث سے امام جلال الدین سیوطی و امام احمد قسطلانی و امام
ابن حجر مکی وغیرہم ائمہ نے استناد فرمایا یہ حق ہے یا باطل اور ان ائمہ پر کیا حکم ۔

سوال سوم ۔ امام ابن الحاج مکی و امام قسطلانی نے ائمہ کرام سے نقل
فرمایا لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ و
معرفتہ لاحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک عندہ جلی لاخفاء بہ
یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ
وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اُنکی حالتوں اونکی نیتوں اونکے ارادوں کے خطروں کو
پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جسمیں کچھ خفا نہیں ۔ ان ائمہ کو آپ مشرک
بتدع موحد سنی کیا جانتے ہیں ۔

سوال چہارم حضرت شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنے مکتوبات
شریف سے مکتوب سلوک اقرب السبل میں فرماتے ہیں در علماے امت یککس را دریں مسئلہ
خلافے نیست کہ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل
دائم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر و طالبان حقیقت و متوجہان آنحضرت
را مفیض و مربی کیوں جناب تمام علماء امت کو آپ کافر مشرک مسلمان موحد کیا جانتے
ہیں ۔

سوال پنجم احد الاقطاب الاربعہ حضرت سید احمد رفاعی کبیر امام شعرانی طبقات

علما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دلوں کے خطروں پر بھی مطلع ہیں

حدیث کا ارشاد ہے کہ تمام دنیا اور جو کچھ اوس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب نبیا کے پیش نظر ہے ۔

تمام علما کا اجماع ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں ۔

کبریٰ شریف میں ترقیات بندہ کامل کے بارہ میں فرماتے ہیں اطلعہ علی غیبہ حتی لا تنبت
شجرۃ ولا تخضر ورقۃ الا بنظرہ اللہ تعالیٰ اوسے اپنے غیب کا علم دیتا ہے یہانتک
کہ کوئی پیڑ نہیں اوگتا اور کوئی پتا نہیں ہریاتا مگر اوسکی نظر کے سامنے ۔

سوال ششم امام عارف حضرت سیدنا رسلان دمشقی پھر امام عبدالوہاب فرماتے ہیں
العارف من جعل اللہ تعالیٰ فی قلبہ لوحا منقوشا باسرار الموجودات فلا تتحرک
حرکۃ ظاہرۃ ولا باطنۃ فی الملک والملکوت الا ویشہدھا عارف وہ ہے
جسکے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی ہے کہ تمام موجودات کے غیب اوسمیں
منقوش ہیں تو ظاہر خواہ باطن میں کوئی حرکت ملک خواہ ملکوت میں ایسی نہیں ہوتی جسے
وہ دیکھتا نہو ۔

سوال ہفتم عارف جلیل سید شریف عبدالعزیز پھر حافظ الحدیث سیدی احمد مبارک
سجلماسی کتاب ابریز میں فرماتے ہیں ما السموات السبع والارضون السبع فی
نظر العبد المؤمن الا کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن
کامل کی نگاہ میں اس طرح ہیں جیسے کسی میدان میں ایک چھلا پڑا ہو ۔

سوال ہشتم حضرت مولانا جامی قدس سرہ نفحات الانس شریف میں فرماتے ہیں
سلسلہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان فرمایا کرتے زمین در نظر این طائفہ چوں
سفرہ ایست حضرت خواجہ نقشبند فرماتے وما می گوئیم چوں روئے ناخنے ست ہیچ
چیز از نظر ایشاں غائب نیست ۔

سوال نہم شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں فاض علی من
جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد الی خیر القدس فیتجلی
لہ کل شی مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اسکا علم فائض
ہوا کہ بندہ کیونکر مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اوسپر روشن ہو جاتی ہے اوسی میں

ولی فرد کے خصائص میں لکھا ویاتی علیہ حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ
الا وھو خبیر بھا الآن وانما الکلی تفصیل الاجمال اب سے لیکر وقت وفات تک
جو جو کچھ حالات اوسپر آنے والے ہیں اون سب کا اوسے اسوقت علم ہوتا ہے وہ جو
آتا ہے اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

سوال دہم۔ امام علامہ قاضی پھر علامہ علی قاری پھر علامہ مناوی شرح جامع
صغیر میں فرماتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ
اتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لها حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاھد
پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور
اونکے سامنے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہیں حاضر ہیں۔
ان تمام ائمہ وعلما اور بالخصوص جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو آپکا فریق مشرک کیا جاتا ہے

سوال یازدہم تفسیر نیشاپوری میں آیہ کریمہ وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا
کی تفسیر میں ہے لان روحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شاھد علی جمیع الارواح
والقلوب والنفوس لقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی
یعنی رب عزوجل جو اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ ہم تم کو
ان سب پر شاہد بناکر لائینگے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی روح انور تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالی نے میری روح
کریم کو پیدا کیا (یعنی تو جو کچھ عالم میں ہوا اور ہوگا سب حضور کے سامنے ہی ہوا اور
ہوگا) ان علامہ مفسر کو کیا کہیے گا کہ شاہد کی وجہ بھی وہی بتائی اور نہ فقط اصحاب فیل
بلکہ تمام جہان کے جملہ اولین و آخرین حضور کے پیش نظر بتائے۔

سوال دوازدہم امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں امام عمرو بن دینار

شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آیہ کریمہ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم کی تفسیر میں فرمایا۔ اگر کوئی مکان میں نہو تو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو ملا علی قاری اوسکی شرح میں فرماتے ہیں لان روحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام یعنی یہ اسلئے ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک تمام جہان میں ہر مسلمان کے یہاں حاضر و تشریف فرما ہے۔ کہیے انکو آپ کا فرمبتدع کیا کہتے ہیں۔

سوال سیزدہم اصل بات تو اتنی ہے ظاہر احسب عادت مضمون نگار پردہ نشین نے اوسمیں طرح طرح کے پھندے لگائے کہ جب کوئی شخص مکان مقفل کرکے کہیں جاتا ہے تو خود حضور تشریف فرما کر اس مکان ویرانے کی حفاظت کرتے ہیں اے سبحن اللہ علامہ علی قاری نے تو یہ فرمایا ہے کہ حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک ہر مسلمان کے گھر میں حاضر و تشریف فرما ہے مقفل کرنے اور کہیں جانے اور ویرانے کی شرط کیسی پھر حفاظت پر یہ سوال جمایا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نگہبان و پاسبان سمجھنے والا کیسا ہے اور یہ تو شریعت نبوت ہے یا نہیں پردہ نشین صاحب کی افترا پر یہ جرات ہے کہ دزد بکف چراغ بننے سے بھی عار نہیں خود ہی مولوی صاحب کے اپنے لفظ نقل کئے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نگہبان اور محافظ ہیں۔ اور سوال کرتے وقت پاسبان کا لفظ اور گڑھ لیا یعنی چوکیدار پہرہ دینے والا کہ دوسرا پہلو جا سکے اس کھلی ڈھٹائی کی حد ہے اور اگر محافظ و نگہبان اُنکے دھرم میں چوکیدار ہی میں منحصر ہے تو اللہ عزوجل کو علی کل شئی حفیظا سنکر بھی یہی سمجھتے ہونگے کہ وہ ہر چیز کا چوکیدار ہے اے سبحن اللہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حافظ و نگہبان کہنے پر تو توہین کا ماتھا ٹھنکا حالانکہ اسکا انکار ہی حضور کے ایک فضل عظیم سے انکار حضور کی ایک نعمت جلیلہ سے کفران ہے مگر شیطان کا علم معاذ اللہ حضور کے علم سے

علامہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہیں

وسیع تر ہونا جیسا علم غیب حضور کو ہے معاذ اللہ ہر پاگل بچہ چوپائے ہر جانور کو ہونا نماز میں حضور کی طرف خیال لیجانا عیاذًا باللہ گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہونا جو ائمہ وہابیت کے اقوال ہیں یہ توہین نہ ہوئے اسے مصطفےٰ پیارے کے دشمنو کیوں مسلمان پر بھکتے ہو تمہارا تمنا اور مسلمانی تاں تاں ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ رہی حفاظت ونگہبانی اسے سُنیے جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ اللہ ورسول ہر بیکس کے حافظ ونگہبان ہیں علامہ مناوی۔ تیسیر شرح جامع صغیر میں اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ای حافظ من لا حافظ لہ یعنی حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جسکا کوئی نگہبان نہو اوسکے نگہبان اللہ ورسول ہیں جل وعلا وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے واللہ انہ لموصوف فی التورٰیۃ ببعض صفتہ فی القرآن یایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو صفت قرآن عظیم میں ہے کچھ اوس میں سے توریت میں ہے کہ اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا شاہد اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور ان پڑھوں یعنی اپنی امت کا محافظ علامہ زرقانی شرح مواہب شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ جعلہ نفسہ حرزا مبالغۃ لحفظہ لہم فی الدارین یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں جہان میں اپنی امت کے نگہبان ہیں واسطے اللہ تعالیٰ نے اونکو بجائے محافظ خود حفظ کہا جیسے کمال عادل کو عدل کہتے ہیں فرمائیے علامہ مناوی و امام زرقانی تو علمائے امت ہیں خود رب العزۃ عز جلالہ اور توریت مقدس کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

ہر مسلمان کے حافظ ہیں

دونوں جہان میں اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں

سوال چہاردہم ۔ امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں ۔

هو صلى الله تعالى عليه وسلم خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلا ينفذ امر الا منه ولا ينقل خير الا عنه ۔ اذا رام امرا لا يكون خلافه وليس لذلك الامر في الكون صارف ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز و محل نفاذ امر ہیں تو کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت نہیں ملتی مگر ان کے ۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا خلاف نہیں ہوتا اور تمام عالم میں کوئی ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں انه صلى الله تعالى عليه وسلم لا حاكم سواه فهو حاكم غير محكوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی حاکم نہیں تو حضور حاکم ہیں اور محکوم نہیں ۔

سوال پانزدہم امام ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں انه صلى الله تعالى عليه وسلم خليفة الله الاعظم الذي جعل خزائن كرمه وموائد نعمه طوع يديه وارادته يعطي من يشاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک کی مدد مناسب فرماتے ہیں اس لئے کہ وہ اللہ عزوجل کے نائب اعظم ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان سب حضور کے ہاتھوں اور حضور کے ارادہ کے تابع کر دیئے ہیں جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں ۔

سوال شانزدہم ۔ حضرت شیخ محقق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفہ مطلق و نائب کل جناب اقدس میکند و میدہد ہرچہ خواہد باذن وے ۔

سوال ہفدہم امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں ۔

فان من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم

یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کی عطا سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کا علم

جنہیں سب ماکان و مایکون ہے حضور کے علوم کا ایک ٹکڑا ۔

سوال ہیجدہم مدارج شریف میں ہے رزق ہمہ درکف اقتدار وے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سپرد و قوت تربیت ظاہر و باطن ہمہ بوے نہاد ۔

سوال نوزدہم شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں توریت مقدس کی آیت نقل کرتے ہیں یدہ فوق الجمیع وید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع اللہ عزوجل فرماتا ہے احمد کا ہاتھ سب پر بلند و بالا ہے اور سب کے ہاتھ اوسکی طرف پھیلے ہیں گڑگڑاتے ہوئے ۔ وہابی صاحبو شرک مبارک توریت کو کچھ کہو شاہ صاحب پر کیا حکم ہے ۔

سوال بستم امام احمد مسند اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت اعشیٰ مازنی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ اونہوں نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی ع یا مالک الناس ودیان العرب اے تمام آدمیوں کے مالک اور عرب کے جزا و سزا دینے والے ۔ وہابیو دیکھو تمہارا شرک کہاں تک پہنچا ۔

سوال بست و یکم ۔ شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں زبور شریف کی آیت کریمہ نقل کرتے ہیں کہ رب عزوجل فرماتا ہے امتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض ورقاب الامم زمین بھر گئی احمد کی حمد اور اوسکی پاکی بولنے سے احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اللہ و رسول کو تو جو چاہا کہیے شاہ صاحب کی نسبت کیا حکم ہے ۔

سوال بست و دوم امام سہل بن عبد اللہ تستری پھر امام قاضی عیاض پھر امام قسطلانی پھر علامہ خفاجی پھر علامہ زرقانی فرماتے ہیں من لم یر ولایۃ الرسول علیہ فی جمیع احوالہ ویر نفسہ فی ملکہ لم یذق حلاوۃ سنتہ جو ہر حال میں نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنا والی و متصرف مختار نہ جانے اور اپنے آپ کو نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی ملک نہ سمجھے

یا علاوت نہ چکھیگا۔

سوال بست وسوم مواہب لدنیہ اور اوسکی شرح زرقانی میں ہے

ان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقطع الاراضی قبل فتحہا لان اللہ تعالیٰ

ملکہ الارض کلہا والغزالی قال کان یقطع ارض الجنۃ ماشاء منہا لمن شاء

فارض الدنیا اولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمینیں فتح ہونے سے پہلے

جاگیر بخشدیتے تھے اسلئے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو تمام زمین کا مالک کردیا امام حجۃ

الاسلام غزالی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت کی زمین

جسکی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشدیتے تھے پھر دنیا کی زمین تو بدرجہ اولیٰ۔

سوال بست وچہارم حضرت مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد ہونے کی حدیث ذکر فرمائی اور اوس میں حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض

یوں نقل کی ہے

گفت ما دو بندگان کوے تو کردمش آزاد ہم بر روے تو

اس نما سے تو مولوی قدس سرہ کی نسبت کیا حکم ہے۔

سوال بست وپنجم جناب شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا میں حدیث لائے

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے بر سر منبر مجمع صحابہ میں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف کرکے فرمایا کنت عبدہ وخادمہ میں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا۔ فاروق اعظم وجملہ صحابہ

کرام کو جو چاہئے کہیے شاہ ولی اللہ صاحب کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

سوال بست وششم آپ اور جناب مولوی گنگوہی صاحب کے پیر جناب

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے رسالہ تحفات مکیہ کے ترجمہ شمائم امدادیہ میں

چونکہ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ مرجع ضمیر متکلم کا آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اب کہیے جناب حاجی صاحب پر کیا حکم لگاتے ہو کہ وہ قرآن عظیم سے ثابت کر رہے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ تمام امت کو اپنا بندہ کہو۔

سوال بست وہفتم خود آپ تھانوی صاحب اپنے پیر کے کلام مذکور پر حاشیہ چڑھاتے ہیں قرینہ بھی انھیں معنی کا ہے آگے فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اگر مرجع اوس کا اللہ ہوتا تو فرماتا من رحمتی تا کہ مناسبت عبادی کی ہوتی تھانوی صاحب اب شرک کا بہانہ کہاں لیجیے اور یہ بھی کہو سکے لئے کہ آیت بالا کے جو معنی مولوی حاجی امداد اللہ صاحب نے بیان کیے اور آپ نے اوس پر رجسٹری کی صحیح ہیں یا غلط اسے تفسیر بالرائے کہو گا یا نہیں یعنی صحابہ و تابعین سے کہیں ماثور یا تفاسیر مشہورہ میں مذکور ہیں یا نہیں کیا درحقیقت جمہور ائمہ دین کا یہی عقیدہ تھا اور موجودہ علماء وہابیہ کا بھی یہی ہے۔

سوال بست وہشتم قاضی ثناء اللہ پانی پتی شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگرد رشید جنکو شاہ عبدالعزیز صاحب بیہقی وقت کہتے تذکرۃ الموتی میں ارواح اولیاء کرام کی نسبت لکھتے ہیں ارواح ایشان از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند میروند و دوستاں و معتقداں را در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند و دشمناں را ہلاک میسازند کہیے انپر کیا حکم ہے۔

سوال بست ونہم جناب شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اولیاء کا حال بعد انتقال لکھتے ہیں دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا

دنیا میں تصرف ہے اولیا مشکلکشا ہیں اولیا سے حاجتیں مانگی جاتی اور امداد ہوتی ہیں

بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمے گردد و
اویسیاں تحصیل مطالب و کمالات باطل از انہا می نمایند و ارباب حاجات و
مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند وہابی صاحبو
اس شرکوں کی ریل پیل کو کیا کہیے گا شاہ صاحب فرما رہے ہیں اولیا بعد انتقال
بھی دُنیا میں تصرف فرماتے ہیں اونکے علم سمع بصر نہایت وسیع ہیں وہ ادہر
مستغرق ہونے پر بھی ادھر متوجہ ہیں۔ اولیا مشکلکشا ہیں اولیا سے حاجتیں مانگی
جاتی اور روا ہوتی ہیں۔

سوال ہفتم نیز شاہ صاحب موصوف تحفہ اثنا عشریہ میں اوربھی بڑھکر
قیامت ڈھاتے ہیں فرماتے ہیں حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ اورا تمام امت
برمثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں
وابستہ می دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و
معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است وہابی صاحبو کیا اب
بھی شرک کا پانی سر سے تیر نہوا پیر پرستی بھی ہے اولیا کے نام کی نذر بھی ہے
کارخانہ عالم مولی علی کے دامن سے وابستہ ہے مولی علی کی اولاد کو جہان کے سیاہ
و سپید کا اختیار ملا ہے اور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ طریقہ و عقیدہ نہ صرف میرا
بلکہ تمام امت مرحومہ کا ہے کیسے مسائل پر کیسی روشنی پڑی والحمد للہ رب العلمین
یہ جو کچھ معروض ہوا محض بطور نمونہ ہزار سے ایک ہے جناب تھانوی صاحب ان
چوبیس اور ہوس باقی رہے تو اور زائد اور زائد سے زائد اور اس سے بھی زائد
حاضر ہوسکتے ہیں و باللہ التوفیق و ہو حسبی و نعم الوکیل۔

مضمون نگار پردہ نشین نے خود اپنا پردہ کھولدیا
مسلمانو اللہ عزوجل کا ایک ہونا رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا بندہ خدا ہونا

بشر ہونا کسی غیر خدا کا مالک مستقل یا متصرف بالاستقلال ہونا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خدا ہونا حضور کی عبادت کرنے والے کا کافر ہونا۔ حضور کے علم و بصر کسی صفت کا بلا فرق صفت الٰہی کے برابر ہونا حضور اور اون کے رب کا ایک ہونا یہ ساتوں باتیں ضروریات دین سے ہیں اور ضروریات دین کا جسطرح انکار کفر ہے یونہیں اون میں شک کرنا یا مذبذب ہوجانا بھی کفر ہے کہ ایمان نام تصدیق کا ہے اور تصدیق میں یقین درکار اور شک و تذبذب یقین کا نافی تو ضروریات دین کے خلاف کسی کی بات سنکر جسے تذبذب ہوجائے وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے کیوں جناب تھانوی صاحب یہ ٹھیک ہے یا نہیں کہیے ہاں اور بیشک ہے اب مضمون نگار پردہ نشین نے مولوی صاحب کے وہ اقوال بالانقل کیے جو قطعاً اون ضروریات دین کے خلاف ہیں پھر لکھا مولانا کے بیان کے بعد سے ہم لوگوں کو اپنے سابق عقائد کے مطابق اسلام ہونے میں تذبذب پیدا ہوگیا ہے کہ آیا ہم لوگ مسلمان ہیں یا نہیں اوسے اپنے مسلمان ہونے میں شک پڑجانا ہی اوسکے کفر کو بہت تھا کہ باجماع امت جسے اپنے اسلام میں شک ہو کافر ہے پھر اون عقائد ضروریات دین میں تذبذب سات کفر قطعی اور ہیں تو پردہ نشین صاحب نے اپنی ہستی کھول دی کہ وہ آٹھ وجہ سے قطعی کافر مرتد ہیں کفر کے بقان میں آٹھوں گانٹھ کمیت ہیں۔ مگر پردہ نشین نے یہاں اپنے آپ کو جاہل اجہل نرا کاٹھ کا بنانے سے فائدہ لینا چاہا ہے۔ اگرچہ ابتدا میں مولوی صاحب کی باتوں کو کہہ چکے ہیں کہ اب تک نہ سنیں اور نہ کتابوں میں دیکھیں مگر یہ یاد نہ رہا کہ ایسے ضروریات دین میں کوئی جاہل سا جاہل بھی معذور نہیں ہو سکتا تو ان میں تذبذب مطلقاً کفر اور اپنے اسلام میں شک بھی یقیناً کفر والعیاذ باللہ پھر یہ باطیل بخدا کہکر مولوی صاحب کی طرف نسبت کرنا صاف مردود ہوگیا آیت میں تو اتنا ہی ارشاد ہوا تھا کہ ان جاءکم فاسق بنبأ یہاں یہ کھل کھلا کہ

جاء کم مرتد بنباء۔ اللہ عزوجل کی شان غیوری دیکھئے محض بہتان فریب سے مولوی صاحب محمود آبادی پر تکفیر جمانا چاہتے تھے خود اپنے منہ آ کثر وجہ سے کافر مرتد نکلے یہ ہے وہ رب العزۃ کا ارشاد کہ لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ برا مکر اوس مکار ہی کو لیکر ڈوبتا ہے والحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین -

کتبہ

عبید النبی نواب مرزا قادری رضوی بریلوی غفرلہ

۱۴۔ رجب مرجب ۱۳۳۱ھ الہجریہ قدسیہ

علے صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ روز جمعہ مبارک

انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ

حضرات یہ وہی کتاب ہے جسے اپنی تصنیف یعنی حضرت مولانا مولوی حاجی عبد السمیع صاحب بیدل رامپوری ثم المیرٹھی نور اللہ مرقدہ کے زور قلم صحت استدلال اور سلامت روی کا ڈنکا نہ صرف ہندوستان بلکہ بلاد عرب - بلکہ مصر و شام و دمشق و قسطنطنیہ بلکہ افریقہ امریکہ چین تک میں بجوا دیا اور جسنے حق کو تمام دنیا پر آفتاب کی طرح ظاہر و باہر کر دیا - اور مسئلہ مروجہ میلاد شریف و فاتحہ کے جواز ہی کو عجیب و غریب معقولی و منقولی دلائل سے ثابت کیا بلکہ مسلک دیوبند کے حق نما باطل ہونے کے راز کو ایسی خوبی سے طشت از بام کیا کہ کسی منصف مزاج کو چون وچرا کی بالکل گنجائش نہیں مخالفوں نے بڑی سر توڑ کوششوں اور بڑی جانفشانیوں سے براہین قاطعہ کے نام سے اسکا جواب لکھا جس میں بجز فحش گوئی کے اور کچھ نہ تھا - لیکن حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے انوار ساطعہ کی دوسری اشاعت میں بجائے ترکی بترکی جواب دینے کے نہایت متانت سے انکے خیالی علمی استدلالات کا رد کر دیا - یہ وہ کتاب ہے جو اب آپکے نہایت خوبی کے ساتھ چوتھی بار چھپکر تیار ہو گئی ہے - پہلے چھپائی وغیرہ کا معقول اہتمام نہیں کیا گیا تھا - اسلئے قیمت کم تھی اب چونکہ معنوی خوبیوں کے ساتھ اسکے ظاہر کو بھی شاندار بنا دیا گیا ہے لہذا اب اسکی قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ روپیہ رکھی گئی ہے -

تحقیق الحق - فی الوجود المطلق معہ گنجینہ اسرار - اس رسالہ میں وحدت وجود کو قرآن و حدیث سے ثابت کرکے اوسکی حقیقت کا یقین دلایا گیا ہے - قیمت ۴ر

تحقیق الفائق فی تقلید الخلائق اس رسالہ میں تقلید شخصی ثابت کرکے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر فرد بشر تقلید شخصی میں جکڑا ہوا ہے اور عدم تقلید کا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے قیمت ۴ر - **تحفۃ المسلمین فی [illegible]** [illegible] کے عیوب جن جن حدیثوں میں بیان ہیں سب خفا ثابت کیا گیا ہے قیمت فی جلد ۵ر -

ملنے کا پتہ مکتبہ قادریہ لال کرتی میرٹھ

الحمد للہ

سوالوں کی تحقیق سے سب دیوبندیون سے عجز و فرار و عیب عار کو ظاہر کیا

یہ تین رسالون کا مجموعہ مسمیٰ بنام تاریخی

پیک گزود و فاختہ تازین

۱۳۲۸

پہلا رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی

کین کش پنجہ پیچ بر ایڈیٹر اے ایچ

۱۳۲۷

یہ پرچہ اہلحدیث امرتسری کی زبان درازیون کا جواب دریونیورسٹی کے مولوی فاضل جناب ثناء اللہ صاحب امرتسری کمالات مکر و زور و کذب افترا و عجز و فرار کا کشف حجاب ہے جو ۲۴ ذی القعدہ ۱۳۲۷ھ کو رجسٹری گیا اور ابتک لاجواب ہے

دوسرا رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی

بارش سنگی بر حفاظے دربھنگی

۱۳۲۷

دیوبندیون کی جائے پناہ گنگوہیون کی امان گاہ جناب مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری دربھنگی کو مظفر الدین کے صدمون سے جان بچانے کو جو ۶۰ راتون بعد ایک خط لکھا یہ دسکی کوری اور چوری سے زوری کا قاہر ثبوت ہے ۳ ذی القعدہ ۱۳۲۷ھ کو رجسٹری شدہ دربھنگہ گیا اور مکتوب الیہ آجتک جواب سے مبہوت ہیں کمال حیا یہ کہ مدتون بعد بعینہٖ وہی مردود خط اہلحدیث مین چھپوا دیا اور رد کی ہوا کا نام تک نہ لیا

تیسرا رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی

پیکان جانگداز بجان مکذبان نبی

جناب دربھنگی صاحب جناب ایڈیٹر اہلحدیث صاحب حسام الحرمین تمہید ایمان و کشف غیب کے وارد سے جان بچانے کو ان قاہر سوالون جانگزا اعتراضون کا نام نہ لیتے اور بات بدلنے کو امکان کذب علم غیب کی چلد بیتے تھے تا بجانہ باید رسانید کے لیے اس رسالے مین ۲۰ نفیس دو مسئلون پر بیس سوال کرتے ہین یہ بھی ۱۳ ذی القعدہ ۱۳۲۷ھ کو رجسٹری شدہ گیا کہ آجتک لاجواب ہے ۹ ربیع الاول شریف

در مطبع نادری بریلی باہتمام ... طبع شد ۱۳۲۸ھ

تاج تمہید ثنائق اہل وید

۱۳۲۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسلمانو بہر انصاف اللہ واحد قہار اور اوسکے حبیب کریم سید الابرار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت عظمت پر گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و انبہٹہ کے بعض کلمہ گو بننے والون نے کیا کیا حملے کیے کونسی ناگفتنی اوٹھا رکھی خدا کو جھوٹا کہا اوس کا جھوٹا ہونا ائمہ دین کا مذہب بتایا اوسکے سچے جھوٹے ہونے مین اختلاف حنفی شافعی کا سا اختلاف ٹھہرایا واحد قہار کے جھوٹا کہنے والے کو مسلمان سُنی متقی مانا اوسے فاسق کہنا درکنار اصلاً کسی سخت لفظ کا مستحق نہ جانا محبوبان مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سا علم ہر پاگل اور چوپائے کو بتایا علم نبی پر ایمان لانے والون سے نبی اور حیوان کا فرق پوچھا ابلیس لعین کو وسعت علم مین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بڑھایا شیطان کو اللہ عزوجل کی صفت خاصہ مین خدا کا شریک بنایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین یعنے آخر الانبیا ہونے کو جاہلون کا خیال ٹھہرایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نیا نبی پیدا ہونا جائز و بے خلل قرار دیا (دیکھو فتوائے گنگوہی صاحب حفظ الایمان تھانوی صاحب براہین قاطعہ انبہٹی و گنگوہی صاحب تحذیر الناس نانوتوی صاحب) مسلمانو کیا کسی مسلمان عالم کو روا تھا کہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کی جناب میں ایسی سڑی گندی گالیان سنکر خاموش رہے اللہ اکبر حدیث
مین تو یہ ارشاد ہوا ہو کہ اذا ظہرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی ولم یظہر
العالم علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا
ولا عدلا جب فتنے یا فرمایا گمراہیان ظاہر ہون اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے اوس وقت
اگر عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اوسپر اللہ اور فرشتون اور آدمیون سب کی لعنت ہو اللہ نہ اوسکا
فرض قبول کرے نہ نفل جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو برا کہے جانے پر یہ حکم ہو تو اللہ
و رسول کی شان تو تمام جہان سے ارفع و اعلی ہو جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اللہ اکبر علما تو علما کوئی جاہل سا جاہل مسلمان اپنے رب کریم عز جلالہ اپنے نبی رحیم
علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی نسبت ایسے ناپاک ملعون کلمے سنکر خاموش نہیں رہ سکتا
عالم اہل سنت مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہ العالی کو اللہ عزوجل نے توفیق دی کہ
ان بدگویون کا رد کیا اور تمام علما بلکہ جملہ مسلمانان ہند کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا
جسکی شکر گزاری جمیع علمائے ہند پر فرض تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین
من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جس نے آدمیون کا شکر نہ کیا اوس نے اللہ جل علا
کا شکر نہ کیا رواہ احمد والترمذی والضیاء باسناد حسن وعبد اللہ بن
احمد فی زوائد المسند بسند لا باس بہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ
تعالی عنہ ہمارے ہندی بھائیون مین کسی کو تو اون دشنامیون سے علاقہ استادی
شاگردی آڑے آیا کسی کو ملاقات دوستی کے لحاظ نے لجایا اللہ و رسول کی حمایت کے
مقابل اپنے علاقون کا پاس منایا کسی نے یہ کہکر کہ آؤ نہ جھگڑا ہو کون مفت کا درد سر
مول لے اپنے آرام مین خلل ڈالے سکوت کو کام فرمایا کسی کو یہ خوف دامنگیر ہوا کہ دیوبندی
گنگوہی گروہ مین آگ لگ جائیگی فراٹون سے اخبارون اشتہارون مین لچھے دار
گالیان دینگے طرح طرح کے بہتان طوفان افترا باندھین گے اخبار خدا جانے

ملک میں کہاں کہاں پہنچے ہم کس کس کا ذکر کریں بات بہت ہے ہضم اور شور و شورش کا وہی عزم
دروغ و ناصواب ہیں جو حقیقت حال سے آگاہ ہیں وہی تو اونکا جھوٹ جان گئے یا
جنکو خدا نے توفیق دی ہے تحقیق کیے ع باطل ست آنچہ مدعی گوید یہ پر عمل فرمائینگے
مگر بہتیرے وہ ہونگے جنکے لیے ہوئے بس ست کا مضمون ہوگا یا بڑی احتیاط کی تو کم از کم
ہماری طرف سے شک میں تو پڑ جائینگے لہذا کون اپنی آبرو خطرے میں ڈالے ان خیالات
پر سکوت کیا بعض کو بہتر مصلحت ملائم ہوئی بعض کو اون تو ہتوں تکذیبوں کی خبر نہ پہنچی ہم
یہ قسم اخیر ضرور معذور ہے ہمارے بھائی برا نہ مانیں ایمان والوں سے شکایت
ہے اور انہی ہاں ہاں ضرور تمپر اللہ و رسول کی مدد فرض تھی اور ہے ہاں ہاں ضرور
اونکے بدگویوں کے رد میں جد و کد فرض تھی اور ہے ہاں ہاں ضرور اوس بندہ خدا حامی
دین کی سپاسداری شکرگزاری فرض تھی اور ہے ہاں ہاں وہ تمسے شکر میں اجر کا
طالب نہیں بلکہ صرف اتنا کہ زبان و قلم سے اوسکا ساتھ دو۔ اوسکا کیا۔ اپنے رب اپنے
نبی اپنے دین کا ساتھ دو۔ ہاں ہاں اے وہ اسلامی گروہ جسکے مونہہ میں زبان یا ہاتھ میں
قلم ہے اوٹھو اوٹھو دیکھو تمہارا رب تمہیں بلاتا ہے کہ ففروا الی اللہ اے خدا کی طرف
بھاگو تمہارے نبی تمکو پکارتے ہیں کہ ھلم عن النار ھلم عن النار ارے آگ سے
بچکر میری طرف آؤ آگ سے بچکر میری طرف آؤ الحمد للہ اللہ عزوجل کی توفیق و رحمت
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مدد و برکت نے اپنے بندہ و غلام مجدد سنت
کے دل پر سکینہ اوتارا اوس نے اپنے رب کی ندا اپنے نبی کی پیاری صدا سنی اور لبیک اللھم لبیک
لبیک لبیک یا رسول اللہ کہتا اوٹھا اوس نے گالیوں کی پرواہ کی نہ افتراؤں
سے اندیشہ کیا اللہ عزوجل کی عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی آبرو و عظمت
پر اپنی آبرو قربان کردی اور ڈرانے والی مشکلوں سے کھول کہدیا کہ

گر تیغ بارد در کوئے آن ماہ	گردن نہادیم الحکم للہ

[illegible] اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

اگر تم دین الٰہی کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد فرمائیگا اور تمہارے قدم جما دیگا اوس نے اپنے بندگان کرام علمائے اعلام و مفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تکریما کو توفیق دی اونھون نے اس ناصر السلام کی نصرت کی اوسکی کتاب کی تصدیق و مدحت کی اوسکے اس فعل جمیل کی شکرگزاری کا اہم فرض ادا فرمایا اوسے اپنا امام و سردار و مجدد بتایا جن عظیم مدحون جلیل ثناؤن جمیل دعاؤن سے اون کابرے حضرت مجدد سنت کو یاد فرمایا ہی مطالعہ کتاب مستطاب حسام الحرمین سے روشن ہوگا

مسلمانو اس کتاب کا اہل انصاف کا صدق و صواب آزمانا کچھ مشکل نہین

صرف آسان سی دو باتین ہین ایک کہ اللہ و رسول کی شان مین وہ کلمات ملعونہ اون لوگون کی مطبوعہ تحریرات مین ہین دوسرے یہ کہ وہ کلمات اللہ و رسول کی جناب مین تکذیب و توہین و گستاخی و دشنام ہین بس امر دوم کے لیے تو کوئی حجت کی حاجت نہین۔ آفتاب کو چراغ دکھانا کیا۔ ہر مسلمان کا ایمان علانیہ پکاریگا کہ بیشک وہ ناپاک باتین اللہ و رسول کی شان مین کھلی گالیان ہین رہا امر اول وہ عیان راچہ بیان۔ اونکی کتابین تحریرین چھپی ہوئی موجود ہین صفحون کے حوالے دیدیے ہین مطابق کر لیجیے۔ کیا آنکھون کی شہادت سے بھی بڑھکر کوئی چیز ہی یہی تو راز ہی کہ خدا و رسول کے بدگویون کا سارا گروہ برسون سے اپنی بوٹیان چبا چبا کر تھوک رہا ہی مگر حسام الحرمین کے جواب کا نام نہین لے سکتا۔ جواب کیا۔ اپنی چھپی تحریرون سے انکار ناممکن۔ اون گالیون کے گالیان ہونے سے انکار ناممکن۔ ناچار جو اصل ہین دم بخود مبہوت لب پر مہر سکوت۔ اور دو ایک جیریا افناب جو غل مچا رہے ہین بحث بدلتے ہین کاوا کاٹتے ہین یا اخبارون کے کالم گالیون سے پاٹتے ہین مناظرہ مناظرہ کا وہ غوغا کہ الامان اور اصل بحث سے جواب بنا در کار اوس کا نام لیتے جان ہلکان۔ پھر ہمت بدکا اونکے ہمنے غل پر جو ادھر سے رسائل جا چکے ہین

رجسٹریاں جائیں اونکا بھی جواب غائب بلکہ غٹک ہضم اور شور و شورش کا وہی عزم

بالجزم۔ پانچ رسالے رجسٹری شدہ گئے ہوئے ہیں ظفر الدین الجید۔ ظفر الدین الطیب

کین کش پنجہ پیچ۔ بارش سنگی۔ پیکان جانگداز۔ اول و دوم کو بھیجے ہوئے سات مہینے

گزرے سوم کو کامل چار مہینے چہارم و پنجم کو پانچ دن کم چار مہینے ایک کا بھی جواب نہیں اور

چُپ کا الزام ادھر۔ اسکی تفصیل خود انھیں رسائل نیز رسالہ **الاستمتاع بذوات**

القناع سے ظاہر ہاں اونکے اکابر نے اون اصاغر کے ہاتھ میں بڑا ہتھیار جو دیا وہ

گالیاں ہیں کہ خطوط و اخبارات میں چھاپتے ہیں اور جب گالیوں کا جواب ادھر سے نہیں پاتے

بغلیں بجاتے اور چُپ کا الزام لگاتے ہیں خوش ہیں کہ اگر رسائل کا جواب بدگوئی سے دے

سکے تو گالیوں کا جواب سنیوں سے نہ ہوا چلیے وزن برابر ہوگیا۔ پھر لطف یہ کہ گالیوں کا

الزام بھی اسیطرف رکھتے ہیں۔ مسلمانو حسام الحرمین تمہارے ہاتھ میں ہے ملاحظہ ہو کہ

اوسمیں کونسی گالی ہے ہاں حکم شرعی بیان کیا ہے کہ اللہ و رسول کی تکذیب و توہین کرنے والا

کافر مرتد زندیق ملحد ہے اگر اسیکا نام گالی ہے تو قرآن عظیم معاذ اللہ گالیوں سے بھرا ہوا ہے کہ

اوسمیں جابجا کافروں کو کافر ملعون خبیث کہا ہے۔ ہاں ذرا ان مہذب صاحبوں کے کلمات دیکھیے

اسکات المعتدی میں دربھنگی حضرات کی مہذب پھلجھڑیاں ملاحظہ ہوں

اعلیحضرت مجدد دین و ملت کی نسبت صفحہ ۴ مجدد الیہودیات۔ خاتم المبتدعین صفحہ ۶

اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو دارین میں روسیاہ کرے جنہیوں کی پیٹھ ٹھونکنے والے صفحہ ۷ بیخکن

اسلام صفحہ ۸ عدو اسلام۔ یہ مردود و ملعون کافر فاسق دوسروں کو تو کیا کہیگا صفحہ ۹ جاہل

متجاہل بدعتی صفحہ ۱۲ ہوائیہ سبئیہ فرقہ کے سرگروہ صفحہ ۱۳ مسلمانوں کا دشمن فتنہ پرداز بدترین

مخالفین اسلام صفحہ ۵۲ رہبر الفسقۃ والمبتدعۃ والملحدین المتجدد خان فرسولی بیدین بے اسلام

المبتدعین صفحہ ۵۳ کچھ غیرت اور شرم ہے تو المتجدد خان کونسی ساڑی پہناؤ۔ پیر مغفل رہبر المبتدعین

صفحہ ۵۴ خدا سمجھے ایسے بے ایمان لوگوں کو۔ مکر کے انڈے بچے میں میاں مشہدی بننے کی ہوس

صفحہ ۵۵ منجدو خان طلاق مغلظ کی قسم کھاتے گو وہ اب بڈھا ہو گیا ہی اس قسم مین حرج
بھی نہین عالیجناب محدث سورتی مولنا وصی احمد صاحب کی نسبت
صفحہ ۲ - اللہ تعالی جھوٹون کو دارین مین روسیاہ کرے جہنمیون کی پیپ کھانیوالے
بدعتیون کے محدث لعنۃ اللہ علی الکاذبین مولنا مولوی ظفر الدین صاحب
کی نسبت صفحہ ۱۵ فاسق بیدین بدگو بدلگام ہدم الدین صفحہ ۲۵ گندہ دہن صفحہ ۴۵
گندہ دہن صفحہ ۵۵ - جھوٹے مردود پر خدا کی ہزار ہزار لعنت - جھوٹے جماعت کذب کے
گود پروردہ عام علمائے اہلسنت کی نسبت صفحہ ۳۹ - تمھارے یہان کون
آدمی ہی جسکو ہم برا کہکر دل ٹھنڈا کرین - یعنی ابھی کچھ برا نہین کہا نہ دل ٹھنڈا ہوا ورنہ انشاء اللہ
تعالی ابد الآباد تک کبھی ٹھنڈا ہو صفحہ ۴۵ سب کے سب پر نابالغ ہی جمع ہوئے ہین

گر پہ میر و سگ فرزند و موش را دیوان کنند

صفحہ ۱۱ - ابھی کیا ہی بہت سے کتون کا بھونکتے بھونکتے دماغ خالی ہو جائیگا - اور
خود ہی صفحہ ۴۵ پر اپنی کمال تہذیب کا صاف اقرار بھی ہی اور اوسکا عذر یہ ہی کہ ہم اسقدر
سخت الفاظ اسواسطے لکھتے ہین کہ آپ مین کچھ حقانیت علمیت ہوگی تو ضرور شرم آئیگی اور
آپکا خط تہذیب نمط جو اہلحدیث مین چھپا اوسکی تو شائستہ گفتگو کا کہنا ہی کیا ہی سر سے
پاؤن تک صاحبقران و جادی کے رنگ سے فوٹو بھرا ہی دربھنگی صاحب وسکے قوال اور
ثناء اللہ امرتسری صاحب نقال ہین اونکا قول نکی نقل پھر کجا تہذیب کجا عقل - وہی
دربھنگی صاحب کی دی ہوئی نظیر گر پہ میر و سگ وزیر پھر مسلمانو یہ تمام بازاری تہذیب کا
جوش خروش یہ بادۂ دشنام کا سب نا و نوش کس جرم پر یہی صرف اسپر کہ اونکے اکابر
جو اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بڑی بڑی گالیان دین اونکا رد کیون
کیا اونپر حکم شرعی کیون دیا پھر لطف یہ کہ کس طرح خود خموش ہین شعبان سے ابتک
پانچ رسالے رجسٹری شدہ گئے ہین اور کسی کا جواب کیا نام تک لیتے پسینہ آتا ہی کہ جیسا کا

ثناء اللہ صاحب و دربھنگی آپ تو جواب سے ساکت مناظرہ سے گریزان اور گالیون کو دریدہ دہان اور اولٹان سب ہو کر الزام اپنے خصم پر رکھین

الزام ادھر رکھا جاتا ہے اسیطرح خود وہ شائستہ مہذب کلام فرمائشی دشنام جنکا نمونہ ابھی
گزرا اور اونکا بھی الزام اسیطرف ڈھالا جاتا ہے کہ گالیان دین سخت بانیان کین۔ یہ تو مین
عرض کرچکا کہ ان صاحبون کی اصطلاح مین حکم شرعی بیان کرنا گالی دینا ہے۔ بالفرض انکا
بیان سچا ہوتا تو کیا شکایت تھی مسلمانو انصاف۔ جو پہلا وجہ زید وعمرو کو سخت کہے کیا زید
وعمرو اوسے اوتنا ہی سخت نہین کہہ سکتے رب عزوجل فرماتا ہے فمن اعتدی علیکم فاعتدوا
علیہ بمثل ما اعتدی علیکم جو تمپر زیادتی کرے اوسپر اوتنی زیادتی کر سکتے ہو جتنی اوس نے
تمپر کی۔ پھر انھون نے تو اللہ ورسول کو گالیان دی ہین مسلمان اگر انکو اوسکے عوض سخت
کہتا کیا بیجا تھا بہرحال ونکو تو اپنی چپ پادر و سپر دھرنے اپنی دشنام اورون کی طرف نسبت
کرنے وغیرہ وغیرہ کذب افترا اوسپر طریقہ ناسزا مین کیا باک ہوسکتا ہے کہ جب خدا کو جھوٹا کہہ چکے
تو قیامت وحشر وحساب کتاب عذاب عقاب پر کب ایمان رہا جس سے اندیشہ کرین مگر
الحمد للہ دنیا سے ابھی انصاف معدوم نہین ہوا ہین مسلمانون کے سامنے وہ تینون سالے
پیش کرتا ہون جو بطش غیب والے مناظرہ کے بعد رجسٹری شدہ گئے اور پانچون لاجواب
ہین اور چپ کا الزام ادھر وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا
محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین

ہشتم ربیع الاول شریف یوم الاحد ۱۳۲۸ھ ہجریہ قدسیہ

علے صاحبہا وآلہ افضل صلاۃ وتحیہ

آمین

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.